

URDU FIRST ADDITIONAL LANGUAGE: PAPER II

Time: 2 hours

70 marks

PLEASE READ THE FOLLOWING INSTRUCTIONS CAREFULLY

1. This question paper consists of 11 pages. Please check that your question paper is complete.
 2. Read the questions carefully and follow all instructions.
 3. Answer any two questions.
 4. Start each question on a new page.
 5. All answers must be in URDU.
 6. Number your answers exactly as the questions are numbered.
 7. It is in your own interest to write legibly and to present your work neatly.
-

LITERATURE

پڑھیے :

یہ پرچہ میں چار (۴) سوالات ہیں سوال نمبر ۱-۲-۳-۴ .

QUESTION 1 SHORT STORY

سوال نمبر ۱ : کہانی

QUESTION 2 DRAMA

سوال نمبر ۲ : ڈراما

QUESTION 3 NOVEL

سوال نمبر ۳ : ناول

QUESTION 4 POETRY

سوال نمبر ۴ : نظمیں

صرف دو (۲) سوالوں میں جواب لکھیے

READ INSTRUCTIONS CAREFULLY.

Marks: 2 × 35 = 70 marks

QUESTION 1 SHORT STORY

سوال نمبر ۱: کہانی -

خوشی کے آنسوؤں

اس واقعے کو برسوں گزر چکے ہیں مگر جب بھی یاد کرتا ہوں تو کل کی سی بات معلوم ہوتی ہے۔ مجھے اس گاؤں کے اسکول میں آئے پانچ ماہ ہوئے تھے، میں چھٹی جماعت کو حساب پڑھاتا تھا۔ اس جماعت میں چالیس لڑکے تھے، سب کے سب محنتی اور دل لگا کر پڑھنے والے بچے۔ میں بھی ان کو دل و جان سے پڑھاتا تھا اور بہت خوش تھا۔

اس گاؤں کے لوگوں کی مالی حالت اچھی نہ تھی، بچے بھی پھٹے پرانے کپڑے پہن کر اسکول آتے۔ بلکہ بہت سے بچوں کے کپڑوں میں تو جگہ جگہ بیوند بھی لگے ہوتے تھے۔ میں بچوں کی حالت زار دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھتا رہتا۔

اسکول کے نزدیک گلی کے کنارے پر ایک چھوٹی سی دکان تھی، نیچے اس دکان سے کاپیاں، پنسلیں اور ربر وغیرہ خریدتے تھے۔ دکان دار کا کیا نام تھا، مجھے نہیں معلوم مگر نیچے اسے بابا علی کہہ کر پکارتے تھے۔ بابا علی انسانی لباس میں فرشتہ تھا، اس جیسے نیک دل، ہمدرد اور ایماندار انسان میں نے بہت کم دیکھے ہیں۔ اسکول کے بچوں کو تو خاص طور پر وہ سستے داموں چیزیں بیچتا تھا۔ اس کی آمدنی تو ظاہر ہے زیادہ نہ تھی، مگر پھر بھی وہ کچھ کما ہی لیتا تھا۔

عید کی چھٹیاں قریب تھیں لیکن اس تنگ دستی اور غریبی کے ماحول میں عید کی خوشیاں ان بچوں سے کوسوں دور تھیں۔ ایک دن میں ہمیشہ کی طرح بابا علی کی دکان کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ بابا علی نے آواز دے کر مجھے اپنے پاس بلایا، سلام اور مزاج پرسی کے بعد وہ مجھے ایک طرف لے گیا اور کہنے لگا، ”ماسٹر صاحب میری دکان اچھی چلتی تو میری خواہش تھی کہ اسکول کے سب بچوں کے لیے نئے کپڑے بنو دیتا مگر آپ کو دکان کی حالت تو اچھی طرح معلوم ہے، اب عید بھی نزدیک ہے میرے پاس چالیس روپے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ آپ کسی غریب بچے کے لیے ان پیسوں سے نئے کپڑے بنو دیں مگر کسی کو خبر نہ ہو کہ یہ بابا علی نے بنوائے ہیں“

میں نے بابا علی سے وہ روپے لے لیے، اس کا شکریہ ادا کیا اور اسکول کی طرف چل دیا۔ راستے میں سوچتا جا رہا تھا کہ حالت تو سارے ہی بچوں کی ایک جیسی ہے، کس کے لیے نئے کپڑے بنوؤں، کس کو چھوڑوں، یہ سوچتا ہوا میں اسکول پہنچ گیا، اسکول کی گھنٹی بجی اور سب بچے اپنی اپنی جماعتوں میں چلے گئے۔

1.1 CONTEXTUAL

جواب لکھیے۔

سوال نمبر ۱: پڑھنے والوں کو غریب بچوں پر بہت رحم آتا ہے۔ آپ کہانی میں سے پانچ (۵) جملے چن کر لکھیے۔ (5)

سوال
نمبر ۲ ایک ایک پر سیرا گراف لکھیے۔

۱. اُستاد (5)
۲. بابا علی کی دکان (5)
۳. لوگوں کی مالی حالت (5)

سوال
نمبر ۳ الفاظ کو اپنے جملوں میں لکھیے۔

۱. محنتی (2)
۲. دل و جان (2)
۳. ایماندار انسان (2)
۴. خواہش (2)
۵. شکر یہ ادا کیا (2)

سوال
نمبر ۴

آپ کی اسکول میں دو تین بچوں کی مالی حالت بہت خراب ہے۔ آپ ان کو کیسے مدد کریں گے۔ (۱-۴ لائنیں)

(5)
[35]

OR

1.2 ESSAY

سوال
نمبر ۲ مضبوط

اُستاد "اس واقعہ کو برسوں گزر چکے ہیں۔ پھر بھی میں بھول نہیں سکتا۔ مثلاً: اُستاد۔ بابا علی۔ بچوں کی غریبی حالت وغیرہ آپ پڑھ کر کہائی لکھیے۔ (۱۸-۲ لائنیں)۔

[35]

QUESTION 2

DRAMA

سوال نمبر ۲۔ ڈراما

صہمان

اور اپنے باپ کے خون کا بدلہ لے لیجیے۔

شہمعون :- (غصہ میں کانپ جاتا ہے)۔ ہاتھ ملتتا ہے۔۔۔ ادھر ادھر ٹہلتا ہے۔ اس کا ہاتھ تلوار کے دست پر مضبوط ہو جاتا ہے۔۔۔ وہ تلوار نکالتا ہے۔۔۔ لیکن پھر نیام کے اندر رکھ دیتا ہے) اُف۔ ابراہیم تم۔۔۔ تم میرے مہمان ہو اور تم ہی میرے باپ کے قاتل ہو!

[ابراہیم سر جھکائے ہوئے کھڑا رہتا ہے]

شہمعون :- تم نے میرے وعدے اور میرے فرض کو لکھ لکھا ہے۔ میرا جذبہ انتقام مجھے تمہارا خون کرنے پر اکساتا ہے۔۔۔ مگر میرا پناہ دینے کا وعدہ میرا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔ میں تمہاری حفاظت کا ذمہ دار ہوں۔ میں تم کو خراش بھی نہیں پہنچاؤں گا۔

ابراہیم :- آپ بھول رہے ہیں۔۔۔ میں ایک قاتل ہوں۔۔۔ آپ نے جب مجھے اپنے یہاں پناہ دی تھی تو اس وقت آپ کو یہ علم نہیں تھا۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لیں۔!

شہمعون :- نہیں، نہیں، مجھے گمراہ کرنے کی کوشش مت کرو۔ میں اپنے قبیلہ اور خاندان کی روایت پر حرف نہیں آنے دوں گا۔ خدا کی قسم۔۔۔ جاؤ میں نے تم کو معاف کیا۔۔۔ خدا بھی معاف فرمائے۔

2.1

CONTEXTUAL

سوال
نمبر ۱. مہمان

- (2) ۱. قاتل اور مہمان کی معنی لکھیے۔ کون قاتل تھا؟ کون میزبان تھا؟
- (2) ۲. شمعون کیوں پریشان تھا؟
- (2) ۳. شمعون نے ابراہیم کو کیا کہا تھا؟
- (2) ۴. ابراہیم نے سرکیوں جھٹکایا تھا؟
- (2) ۵. فرضی کے بارے میں ابراہیم نے کیا کہا؟

سوال
نمبر ۲. مطلب لکھیے

- (2) ۱. غوث کا بولہ ٹوٹا۔
- (2) ۲. قاتل۔
- (2) ۳. میں آپ سے ناراز ہوں۔ ابراہیم نے کہا۔
- (2) ۴. مہمان نوازی۔
- (2) ۵. اپنے پیارے پناہ دی۔

سوال
نمبر ۳. پیرا گراف لکھیے، ایک ایک پیر ۱-۶ لائن۔

- (5) ۱. شمعون کی پریشانی۔
- (5) ۲. ابراہیم کی دوستی اور سچائی۔

سوال
نمبر ۴. ”آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنے باپ کا قتل کا بولہ لیں۔“
یہ ابراہیم نے شمعون کو کیوں کہا تھا؟ (۴-۵ لائن لکھیے)(5)
[35]

OR

2.2

ESSAY

سوال
نمبر ۵. مضمون لکھیے۔
شمعون: ”تمہاری بہن! مجھے گمراہ کرنے کی کوشش مت کرو۔
جاؤ یہی تم کو مصافحہ کر دیا۔ اس منظر کا خلاصہ لکھیے۔“
(۱۸-۲۰ لائن)

[35]

QUESTION 3 NOVEL

سوال نمبر ۳
کہانی علامہ اقبال

اقبالؒ کو تمام مسلمانوں سے محبت تھی۔ انھیں عربوں، ترکوں، ایرانیوں اور افغانوں سے بھی پیار تھا۔ وہ ان سب کی بہتری اور ترقی چاہتے تھے۔ وہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو ایک ملت سمجھتے تھے۔ اسی لیے انھوں نے اپنا پیغام ان تک بھی پہنچایا۔ اسی لیے انھوں نے اردو کے ساتھ ساتھ اپنی بہت سی نظمیں فارسی زبان میں لکھیں اور انگریزی میں بھی اپنا پیغام دیا۔ اسی طرح انھوں نے تمام مسلمانوں کو محبت اور اتحاد کا سبق دیا اور انھیں ان کی کھوئی ہوئی عظمت یاد دلائی۔

— اقبالؒ ایک عظیم انسان تھے۔ ان کی بہت سی نظمیں ایسی ہیں جو انھوں نے محض مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ پوری دنیا کے انسانوں کے لیے لکھیں۔ اقبالؒ کو یہ شکایت ہے کہ انسان نے اپنے آپ کو پہچانا نہیں۔ ان کے خیال میں انسان کے اندر ایک بہت بڑی طاقت ہے۔ اگر انسان اپنی اس طاقت کو پہچان لے تو پھر وہ کبھی کسی کا غلام نہیں رہ سکتا اور نہ کسی کے سامنے جھک سکتا ہے۔ اقبالؒ یہ چاہتے ہیں کہ انسان اپنی کوشش اور محنت سے اتنی ترقی کرے کہ دنیا کی چیزیں اس کے قابو میں آجائیں۔ جب علامہ اقبالؒ کا یہ پیغام دنیا کے بڑے بڑے فلسفیوں تک پہنچا تو وہ بہت متاثر ہوئے۔ انھوں نے علامہ کے پیغام کو عام کرنے کے لیے کئی کتابوں کے ترجمے اپنی اپنی زبانوں میں کرائے۔

اقبالؒ کسی خاص طبقے کے شاعر نہیں۔ وہ بچوں، جوانوں اور بوڑھوں، سبھی میں مقبول ہیں۔

[اردو کی کتاب، سنز بک بورڈ، کراچی]

3.1 CONTEXTUAL

اب لکھیے
سوال نمبر ۳

۱. اقبالؒ کو کونسی قوموں سے پیار تھا اور کیوں؟ (2)
۲. فارسی اور انگریزی زبانوں میں اقبالؒ نے کیا لکھا تھا؟ (2)
۳. اقبالؒ کی کیا شکایت تھی؟ (2)
۴. مطلب لکھیے: (2)
۱. ایک ملت سمجھتے تھے۔ (2)
۲. محبت اور اتحاد کا سبق۔ (2)

اقبال

سوال نمبر ۲ الفاظ کو مَحْلُوں میں لکھیے۔

۱. کوشش (1)
۲. شکایت (1)
۳. خیال (1)
۴. پیغام (1)
۵. حلت (1)

سوال نمبر ۳

ایک ایک پیرا گراف لکھیے۔ (۱۰۶ لائن)

۱. اقبال کا پیغام (5)
۲. اقبال کے زمانے میں مسلمان کی حالت کیسی تھی؟ (5)
۳. انسان کی طاقت کب کام آتی ہے؟ (5)

سوال نمبر ۴۔ مطلب لکھیے۔

۱. سبق (1)
۲. عظیم (1)
۳. غلام (1)
۴. فرضی (1)
۵. ترقی (1)

[35]

OR

3.2 ESSAY

سوال نمبر ۲۔ مضمون لکھیے۔

اقبال یہ چاہتے تھے کہ انسان اپنی کوشش اور محنت سے دنیا میں ترقی کرے اپنے فالو لے کر لے۔ (۱۸-۲۰ لائن) لکھیے۔

[35]

QUESTION 4

POETRY

سوال نمبر ۴۔ دونوں نظمیں کے جواب دینا لازمی ہے۔

4.1 POEM 1

نظم نمبر ۱

ہوٹل

LINE 7

LINE 13

بورڈ پر ہوٹل کے تھا لکھا ہوا مرغ، انڈے، دال، مچھلی، شوربا
آپ کے جوجی میں آئے کھائے جیب خالی ہے تو کیا ہے آئے
نفر پیسوں کی نہ کیجے گا ذرا آپ کا پوتا کرے گا بل ادا
اک مسافر چلتے چلتے رُک گیا بورڈ پر لکھا تھا جو پڑھنے لگا
بورڈ پڑھ کر وہ بہت ہی خوش ہوا نشان سے ہوٹل میں داخل ہو گیا
پھر کہا بیرے سے کھانا جلد لاؤ مرغ، مچھلی، دال، بریانی، پکواؤ
جو بھی آیا سامنے چٹ کر گیا خوب کھایا پیٹ اُس کا بھر گیا
کھا کے روغن روٹ، انڈے، شہر مال کر رہا تھا اٹھ کے جانے کا خیال
ایک بیرالے کے بل نازل ہوا دیکھ کر بل اُس کو اک دھکا لگا
بولا، باہر کیا لکھا ہے بورڈ پر کیا تمہیں بالکل نہیں اس کی خبر
اس پہ بیرے نے کہا کیجے یقین بل یہ صاحب آپ کا ہرگز نہیں
آپ کا، نا آپ کے بابا کا ہے بل یہ حضرت آپ کے دادا کا ہے
آپ کے دادا نے کھایا تھا کبھی
آپ پلوتے ہیں ادا کیجے ابھی۔

پوسٹ
جمالی

جواب لکھیے:

سوال
نمبر ۱

۱. نظم کا شاعر کون؟ (1)
۲. مسافر ہوٹل کے پاس کیوں رُک گیا تھا؟ (1)
۳. جب مسافر نے بل دیکھا تو اُس کو کیا ہوا؟ (1)
۴. یہ بل کیسی کا تھا؟ (1)
۵. مسافر ہوٹل میں کس طرح داخل ہوا؟ (1)

ہوٹل

سوال ۱ نے الفاظ میں اشعار کی معنی لکھیے۔
نمبر ۲

۱. جو بھی آیا سامنے چٹ کر گیا خوب کھایا پیٹ اُس کا بھر گیا (3) LINE 7
۲. آپ کے دادا نے کھایا تھا کبھی آپ پوتے ہی ادا کیے الھی (2) LINE 13

سوال ۳ پیرا گراف

- ۸ (8) مسافر کے بارے میں ایک دلچسپ پیرا گراف لکھیے۔ (۱۰۰۸ لائنیں)
(18)

4.2 POEM 2

سوال نمبر ۲ . نظم

نظم نمبر ۲

رات

LINE 3

LINE 7

گیا دن، ہوئی شام، آئی ہے رات
 خدا نے عجب شے بنائی ہے رات
 نہ ہو رات تو دن کی پہچان کیا
 اٹھائے مزہ دن کا انسان کیا
 ہوئی رات، خلقت چھٹی کام سے
 نموشی سی چھائی سر شام سے
 مسافر نے دن بھر کیا ہے سفر
 سر شام منزل پہ کھولی کمر
 درختوں کے پتے بھی چپ ہو گئے
 ہوا تھم گئی، پیڑ بھی سو گئے
 اندھیرا اُجالے پہ غالب ہوا
 ہر اک شخص راحت کا طالب ہوا
 ہوئے روشن آبادیاں میں چراغ
 ہوا سب کو محنت سے حاصل فراغ
 فراغ

جواب لکھیے۔

سوال
نمبر ۱

- (1) ۱. رات کا وقت کیا ہوتا ہے؟
- (1) ۲. خلقت کیوں چھٹی کام سے؟
- (1) ۳. درختوں کے پتے چپ ہو گئے کیونکہ ..

سوال
نمبر ۲
اشعار کی معنی لکھیے۔

- (3) LINE 3 ۱. نہ ہو رات تو دن کی پہچان کیا
- (3) LINE 7 ۲. مسافر نے دن بھر کیا ہے سفر

سوال
نمبر ۳
پیرا لراف لکھیے۔ (۸-۱۰ لائنیں)

- (8) شاعر آپ کو رات کی خوبصورتی کے بارے میں کیا کیا کہتا ہے؟
- (17)

[35]

Total: 70 marks